Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم: شنبہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۲ صلح ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۹

پسماندہ ملکوں کی اقتصادی قوتِ دفاع کو بڑھانا امریکہ کیلئے نہایت ضروری ہے

(آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگریس سے اپیل کی ہے کہ وہ اقتصادی ...... اور تجارتی پالیسی میں مزید سہولتیں بہم پہنچانے میں زیادہ فراخدلی کا ثبوت دے۔ انہوں نے کل کانگریس میں سالانہ اقتصادی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس بارے میں حسب ذیل اختیارات ادا کر دئے جائیں۔ (۱) وہ درآمدی اور برآمدی محاصل کی شرح کم کر سکیں (۲) پسماندہ ملکوں میں وہ زیادہ سرمایہ لگانے کے احکامات جاری کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات کے بغیر اتحادی ممالک کی بالعموم اور ان میں سے بھی ایشیائی ممالک کی بالخصوص اقتصادی قوتِ دفاع نہیں بڑھائی جا سکتی۔ انہوں نے اس بات پر خاص زور دیا کہ جہاں تک پسماندہ ملکوں کی اقتصادی قوتِ دفاع کو بڑھانے کا تعلق ہے اس میں امریکہ کی غیر ملکی اقتصادی پالیسی بہت ممد ثابت ہو سکتی ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"نزلہ کو آہستہ آہستہ آرام آ رہا ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

دولتِ مشترکہ کے وزراءِ اعظم کو کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ کرانا چاہیئے

لنڈن پہنچنے پر وزیراعظم جناب محمد علی کا اعلان۔ ورودِ لنڈن کا تمام نظارہ ٹیلیویژن پر دکھایا گیا

لنڈن ۲۱ جنوری۔ وزیراعظم جناب محمد علی نے کہا ہے کہ دولتِ مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ ہونا چاہیئے۔ اس امر کا اعلان آپ نے کل کراچی سے لنڈن پہنچنے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران میں کیا۔ آپ نے کہا۔ وزراء اعظم کی کانفرنس میں جو اس ماہ کے اواخر میں یہاں ہو رہی ہے۔ مسئلہ کشمیر پر ضرور بات چیت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا جلد از جلد تصفیہ نہایت ضروری ہے۔ آپ نے مزید کہا اس مسئلہ کا تعلق اقوام متحدہ سے زیادہ خود دولتِ مشترکہ سے ہے۔ پاکستان ہمیشہ سے اس بات کا قائل ہے۔ کہ دولتِ مشترکہ کو اپنے ممبر ممالک کے باہمی تنازعوں کو خود حل کرنا چاہیئے اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو پھر وہ دولتِ مشترکہ کے ساتھ کوئی امید وابستہ کرنے کی بجائے اقوام متحدہ کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہوں گے۔ آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہندوستان اور پاکستان اس وقت مسئلہ کشمیر کے بارے میں دوبارہ بات چیت شروع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات چھ ماہ قبل کے مقابلے میں آج یقیناً بہتر ہیں۔ کل آپ لنڈن سے کینیڈا کے سرکاری دورے پر روانہ ہونگے۔ لنڈن کے ہوائی اڈے پر پاکستانی ہائی کمشنر جناب اکرام اللہ حکومتِ برطانیہ کے نمائندوں اور پاکستان ہائی کمشن کے افسروں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کے ورودِ لنڈن کا تمام نظارہ ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا

مجوزہ دفاعی معاہدے پر ترکی اور عراق کے وزراءِ اعظم کے نام مبارکباد کے پیغامات

"یہ معاہدہ اجتماعی تحفظ کا نظام قائم کرنے کے سلسلے میں اہم قدم ہے"

کراچی ۲۱ جنوری۔ وزیراعظم پاکستان جناب محمد علی نے ترکی اور عراق کے درمیان مجوزہ دفاعی معاہدے پر جناب عدنان مندریس وزیراعظم ترکی اور جناب نوری السعید وزیراعظم عراق کے نام مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے اپنے پیغام میں لکھا ہے کہ یہ معاہدہ مشرقِ وسطیٰ میں اجتماعی تحفظ کا نظام قائم کرنے کے سلسلے میں اہم قدم ہے۔ اسلئے پاکستان اس معاہدہ کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اسی رات وزارت امور خارجہ اور تعلقات دولتِ مشترکہ کی طرف سے بھی سرکاری طور پر ایک اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ گہرے روابط ہیں ان کے اجتماعی تحفظ سے یقیناً پاکستان کو گہری دلچسپی ہے اسلئے پاکستان ترکی و عراق کے باہمی معاہدے کا صدقِ دل سے خیر مقدم کرتا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ریلوں کے ذریعہ سامان لانے اور لیجانے کی تجویز

ڈھاکہ ۲۱ جنوری۔ وزیر مواصلات جناب ڈاکٹر خانصاحب نے کہا ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ریلوں کے ذریعہ آزادانہ سامان لانے اور لے جانے کے متعلق حکومت ہندوستان سے بات چیت ہو رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اگر یہ بات چیت کامیاب ہو گئی۔ تو پھر شاید دونوں حصوں کے درمیان مسافر بھی ریلوں کے ذریعہ بآسانی آ جا سکیں گے۔ آپ نے بتایا کہ ایسٹ بنگال ریلوے میں اس وقت فرانس کے بنے ہوئے جو ڈبے استعمال ہو رہے ہیں وہ یہاں بالکل کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ البتہ مغربی پاکستان میں ان کا تجربہ کامیاب نہیں رہا ہے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کی تعریف کی۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ بدقسمتی سے انہیں موزوں لیڈر نہیں ملے۔

ایران اقوام متحدہ کے نظریات کا پوری طرح حامی ہے (رضا جعفری)

کراچی ۲۱ جنوری۔ ایران کے وزیر تعلیم آقائے رضا جعفری نے کہا ہے کہ ایران قیام امن اور باہمی تعاون سے متعلق اقوام متحدہ کے نظریات کا پوری طرح حامی ہے۔ انہوں نے یہ اعلان کل بین الاقوامی امور کے پاکستانی ادارے میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ موصوف آجکل ایران کے خیر سگالی وفد کے قائد کی حیثیت سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں

★ کراچی ۲۱ جنوری۔ اگلے ماہ کے آخر میں متروکہ جائدادوں کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہو گی۔ گذشتہ کانفرنس میں تعطل پیدا ہو گیا تھا۔

نکاراگوا نے غیر جانبدار علاقے کی تجویز منظور کر لی

واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ نکاراگوا کے صدر نے کوسٹاریکا کی سرحد کے ساتھ ساتھ ایک غیر جانبدار علاقہ مقرر کرنے کی تجویز کو تسلیم کر لیا ہے۔ غیر جانبدار ۴۴ علاقے کی تجویز امریکی ریاستوں کے ادارے نے پیش کی تھی۔

وزیر صنعت کی یقین دہانی

کراچی ۲۱ جنوری۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالحسن اصفہانی نے کہا ہے کہ حکومت روز مرہ کے استعمال کی چیزوں کی قیمتیں کم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے کل انہوں نے رحیم یار خاں میں ایک وفد سے ملاقات کے دوران میں اس یقین دہانی کے علاوہ انہیں یہ اطمینان بھی دلایا کہ حکومت ایسی مشینیں درآمد نہیں کرے گی۔ جن کے پرزے آسانی سے دستیاب نہ ہو سکیں۔

صحت و تعمیرات کی علیحدہ علیحدہ وزارتیں

کراچی ۲۱ جنوری۔ مرکزی حکومت میں وزارتِ صحت و تعمیرات کو دو علیحدہ علیحدہ وزارتوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک وزارت صحت کہلائے گی اور ایک وزارتِ تعمیرات اس کے علاوہ حکومت نے وزارت خوراک و زراعت کو بھی علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے۔

امریکہ میں جوہری توانائی پر خرچ

نیویارک ۲۱ جنوری۔ سنہ ۱۹۵۹ء تک حکومت امریکہ اور نجی فرمیں صنعتوں کے لئے جوہری توانائی کے حصول پر ۰۰۰،۰۰۰،۰۰،۳۲ ڈالر خرچ کر چکی ہوں گی۔ اس تلاش میں ۷۰ سے زیادہ کمپنیوں نے امریکہ کے ایٹمی کمیشن کے ساتھ تعاون کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے زیادہ تر ۱۷ ٹیموں میں تقسیم ہو کر کام کر رہی ہیں۔

★ کراچی ۲۱ جنوری۔ مغربی جرمنی نے کپڑے کا دھاگہ کے بعض ماہرین کی خدمات پاکستان کو پیش کی ہیں

چین کے جنوب مشرقی ساحل پر شدید بمباری

۵۲ جہاز ٹوٹ پھوٹ گئے

تائپے ۲۱ جنوری۔ کومنتانگ کے بمبار ہوائی جہازوں نے چین کے جنوب مشرقی ساحل کے تین میل لمبے علاقے پر کل شدید گولہ باری کی نیشنلسٹ چین کی حکومت کا کہنا ہے کہ اس بمباری کے نتیجے میں کمیونسٹ چین کے ۵۲ بحری جہاز ڈوب گئے ہیں یا انہیں شدید نقصان پہنچا ہے۔ کمیونسٹ چین کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ پرسوں جزائر تاچین کے جس جزیرے پر کمیونسٹ افواج نے قبضہ کیا تھا۔ اس میں نیشنلسٹ چین کے ایک ہزار سے زیادہ فوجی مارے گئے یا بری طرح زخمی ہوئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۵ء

نسلی امتیاز

چند روز ہوئے ہم نے الفضل میں ذکر کیا تھا کہ مغربی ممالک کو جو آجکل تہذیب و تمدن کے گڑھ سمجھے جاتے ہیں مذہبی رواداری میں بھی پیش پیش سمجھا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ہم نے صرف مذہبی رواداری کا حوالہ دیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ اگرچہ ان ملکوں کے دستور میں جمہوری اصولوں کے مطابق ہر مذہب کے لوگوں کو آزادی دی گئی ہے۔ مگر عملاً ایسا نہیں ہے۔ عوام کے دلوں میں غیر مذاہب کے متعلق کافی تعصب کے جذبات پائے جاتے ہیں اور مذہبی پیشوا اور مذہبی رجحانات رکھنے والے لوگ دوسرے مذاہب کے خلاف ویسے ہی برانگیختہ ہو جاتے ہیں جس طرح دوسرے ممالک کے لوگ۔

ہم نے ہالینڈ کی ایک عورت کا حوالہ دیا تھا جس نے اسلام کے متعلق نہایت نفرت کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح ہالینڈ میں اسلام کے خلاف کئی ایک دوسرے لوگوں نے بھی اظہار خیال کیا ہے۔ اور وہ اس کو عیسائیت پر حملہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کے مبلغ وہاں جاکر اسلامی اصولوں کی اشاعت و تبلیغ کریں۔ اور انہوں نے اسلام کے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

اس سے ثابت ہے کہ یہ بالکل صحیح نہیں ہے کہ مغربی ممالک میں مذہبی رواداری عام ہے اور دوسرے مذاہب والوں کو وہاں اسی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کو۔ اسی طرح یہ بھی صحیح نہیں کہ مذہب کے سوا باقی باتوں میں بھی مغربی ممالک دوسرے ممالک سے کچھ زیادہ روادار واقعہ ہوئے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے آج صرف مغربی ممالک ہی ہیں جہاں مغربی لوگوں کے سوا تمام دوسری اقوام کو غیر مہذب خیال کیا جاتا ہے۔ اور گورے کالے اور نسلی امتیاز کو نہایت بری طرح قائم رکھا جاتا ہے۔

مغربی اقوام میں رنگ اور نسل کی برتری کا جذبہ اتنا زیادہ ہے کہ امریکہ کے اکثر علاقوں میں آج تک باوجود قانون بنانے کے حبشیوں کو کوئی پوزیشن حاصل نہیں ہے۔ ان کے بچوں تک کو گورے بچوں کے ساتھ سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے نہیں دیا جاتا۔ اور اس سے بچنے کے لئے صاف اور سیدھے قانون کی بھی عجیب عجیب تاویلیں کی جاتی ہیں۔ مثلاً امریکہ کی ایک ریاست میں جب یہ قانون بنایا گیا۔ کہ حبشیوں کو گوروں کے ساتھ تعلیمی درسگاہوں کے تعلق میں برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ ایک مقدمہ میں اس کی یہ تاویل کی گئی۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ تعلیم تو حبشیوں کو بھی گوروں کے برابر ہی دی جائے گی۔ مگر یہ نہیں کہ وہ ایک ہی سکول یا مکتب میں اکٹھے مل کر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر جنوبی افریقہ میں افریقہ کے اصل باشندوں اور ہندوستانیوں سے قانوناً جداگانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ اور چند لاکھ گورے ۸۵ لاکھ رنگ دار لوگوں کو دبائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ گورے وہاں باہر سے آئے ہیں۔ اور رنگدار لوگوں میں سے سوائے ہندوستانیوں کے باقی سب اس ملک کے اصلی باشندے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو رنگ اور نسل کے امتیاز کی بناء پر اصلی باشندوں کی نسلیں ہی ختم کر دی گئی ہیں۔ آسٹریلیا میں یہی ہوا ہے۔ وہاں بھی ایسے قانون رائج کئے گئے ہیں۔ جن کے رو سے بہت تھوڑے ایشیائی لوگ وہاں بود و باش اختیار کر سکتے ہیں حالانکہ آسٹریلیا کے اب تک وسیع علاقے بے آباد پڑے ہیں۔

یہ سوال امریکہ افریقہ اور آسٹریلیا ہی میں نہیں بلکہ تمام ممالک میں موجود ہے۔ خود ہندوستان میں انگریزی عہد میں موجود رہا ہے۔ انڈونیشیا میں ولندیزوں کے عہد میں موجود رہا ہے۔ بلکہ خود یورپی ممالک میں موجود ہے۔ اکثر ممالک میں تو رنگ دار لوگوں کو ہوٹلوں تک میں جانے کی اجازت نہیں۔ ذیل کے اقتباس سے معلوم ہوگا۔ کہ برطانیہ ایسے آزاد اور جمہوری ملک میں بھی یہ سوال بری طرح موجود ہے۔ اور وہاں بھی گوروں اور کالوں کا امتیاز اسی طرح رکھا جاتا ہے جس طرح کسی اور ملک میں حالانکہ برطانیہ کو دنیا میں سب سے روادار اور آزاد خیال ملک سمجھا جاتا ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو۔

"میں اپنے کسی گزشتہ مکتوب میں ذکر کر چکا ہوں کہ نوآبادیوں کے باشندے روزی کی تلاش میں ہزاروں کی تعداد میں ہر سال برطانیہ پہنچ رہے ہیں۔ ان میں غالب تعداد جزائر غرب الہند سے آنے والوں کی ہے۔ اور یہی کالے مقامی باشندوں اور مقامی حکومت کے لئے دردسر بنے ہوئے ہیں ان میں سے اکثر اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی دعوت پر آتے ہیں۔ جو پہلے سے برطانیہ میں مقیم ہیں

کل "لیبر" کے ایک وفد نے وزیر نوآبادیات سے ملاقات کے دوران میں کہا ہے کہ وہ جزائر غرب الہند کے باشندوں سے عاجز آ گئے ہیں جو ان کے علاقے میں زیادہ سے زیادہ آباد ہو رہے ہیں۔ وفد نے تجویز کی کہ ان کے لئے علیحدہ "مراکز" کھولے جائیں۔ لیکن وزیر مذکور نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ اور کہا کہ اس سے زیادہ مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

لنڈن میں پڑھے لکھے لوگوں کی نسبت ادنیٰ طبقہ کالوں سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔ کئی لینڈ لیڈیز ایسی ہیں جو کالے کو کمرہ دینا پسند نہیں کرتیں "کوئی کمرہ خالی نہیں" کا بہانہ کر دیتی ہیں۔ مگر بعض ایک نے (جن کی تعداد بہت کم ہے) اپنے گھر کے باہر یا اپنے مستقل اشتہار میں لکھ رکھا ہے۔ کہ ان کے مکان میں رنگ دار لوگ نہیں رہ سکتے۔

لیکن یہاں سب لوگ ایسے نہیں ہیں۔ کالے سے کالا شخص بھی کسی ہوٹل میں جاکر کھانا کھا سکتا ہے یا کافی یا چائے پی سکتا ہے۔ اور خدمتگار انہیں SIR کہہ کر ہی پکارتے ہیں۔

پچھلے دنوں لنڈن کی آٹھ کلیسائی انجمنوں نے جمع ہو کر اس مسئلہ پر غور کیا تھا کہ لنڈن میں "کالوں" کے احساس تنہائی کو کس طرح ختم کیا جائے۔ اور مقامی گوروں کو کس طرح مائل کیا جائے۔ کہ وہ ان سے زیادہ سے زیادہ میل جول پیدا کریں۔

گوری بربریت

صرف یہی نہیں لنڈن کے ایک پادری نے جنوبی افریقہ میں "گوری بربریت" کے خلاف اظہار احتجاج کرتے ہوئے اپنے گرجا میں آنے والوں سے جنوبی افریقہ کے مال کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی ہے۔ اور اپنی ہاؤس کیپر سے کہا ہے۔ کہ وہ جنوبی افریقہ سے آنے والی کسی شے پر ایک پائی بھی خرچ نہ کرے۔ ان میں سنگترے ڈبوں میں بند گوشت اور پھلوں کا رس اور شراب شامل ہے۔ پادری صاحب نے اپنے کھلے خط میں کہا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں برسراقتدار پارٹی اسی "گوری بربریت" کی ذمہ دار ہے۔ جو ۸۵ لاکھ رنگ دار لوگوں کو غلام بنانا چاہتی ہے"۔

(نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء)

اب ذرا ان ممالک کی تاریخ پر نظر ڈالئے جہاں مسلمان حکومت کرتے رہے ہیں۔ تو آپ کو رنگ اور نسل کے امتیاز کا کہیں نام و نشان نظر نہیں آئے گا۔ حالانکہ فقہی لحاظ سے اور عملاً بھی اسلامی ممالک میں غلامی چلی آئی ہے۔ مگر اس کے باوجود رنگ اور نسل کا امتیاز آپ کو کہیں نظر نہیں آئے گا۔ یہ درست ہے کہ عرب و عجم کا امتیاز ہوتا رہا ہے۔ قبائل کی آپس میں رقابت رہی ہے۔ پھر بعض قومیں دوسری قوموں سے امتیاز کرتی رہی ہیں۔ لیکن جہاں تک معاشرہ کا تعلق ہے۔ ان میں کبھی ایسی تلخی پیدا نہیں ہوئی جیسی کہ آج مغربی اقوام اپنی برتری کے زعم میں رنگ دار اقوام سے روا رکھ رہی ہیں۔ ہر مسلمان دوسرے کو خواہ وہ کسی قبیلہ کسی ملک کسی نسل سے تعلق رکھتا ہو اپنا بھائی سمجھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض غلاموں نے اپنی قابلیت کی وجہ سے اپنے عالی خاندان آقاؤں کی لڑکیوں سے شادیاں ہی نہیں کیں۔ بلکہ حکومت میں ان کے وارث اور جانشین بھی ہوئے ہندوستان میں تو ایک شاہی خاندان خاندان غلاماں کہلاتا ہے۔ سبکتگین والی غزنی ایک غلام تھا۔

ہم نے اوپر کہا ہے کہ اسلامی تاریخ میں غلامی بے شک چلی آئی ہے۔ مگر یہ غلامی وہ غلامی نہیں جس کا بھیانک منظر ہم مغربی اقوام کے خروج کے زمانہ میں مغربی اقوام میں دیکھتے ہیں جس کا یہ طریق تھا کہ ہزاروں کی تعداد میں افریقی باشندے جانوروں کی طرح جہازوں میں لاد کر امریکہ اور مغربی اقوام کی نوآبادیات میں پہنچائے جاتے تھے۔ اور ان کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا۔ نہایت بے رحمی سے انہیں گائے بھینس کی طرح کوڑوں سے پیٹا جاتا۔ پابہ زنجیر رکھا جاتا اور کھانا نہ صرف کم مقدار میں دیا جاتا۔ بلکہ کیفیت کے لحاظ سے بھی ایسا برا ہوتا کہ صاحب بہادر اپنے کتوں کو بھی ویسا نہیں کھلاتے تھے۔

نسلی امتیاز شروع ہی سے ہر قوم اور ملک میں چلا آیا ہے۔ ہندوؤں میں ذات پات کا مسئلہ اسی امتیاز کی بنیاد پر ہے جب آریہ نسل کے لوگ یہاں آئے تو انہوں نے اصل باشندوں کو شودر بنا دیا۔ مگر آپ تین اعلیٰ جاتیوں میں تقسیم ہوگئے۔

یہ درست ہے کہ دنیا کے ممالک میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے زمانے کے حالات کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کی۔ اور نسلی امتیاز مٹانے کی کوشش کی۔ چنانچہ ہندوستان میں رام کرشن اور گوتم بدھ نے شودروں کو اٹھانے کی کوشش کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اولین حواری بھی مچھیرے یا دھوبی تھے۔ جو ادنیٰ اقوام کہلاتی ہیں۔ مگر خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی اور عجمی گورے اور کالے زرد اور سرخ کا سرے سے امتیاز ہی ختم کر دیا حبشی بلالؓ کو وہ رتبہ عطا کیا کہ بڑے بڑے سرداران عرب۔ ان کے نور نظر ان کی خاک پا کو آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگانا فخر سمجھتے تھے۔

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

درخواستہائے دعا:- میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں نیز میری لڑکی مسعودہ بیگم بھی بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ۔ چک جھمبے ضلع لائل پور

(۲) میری لڑکی امۃ الرحمٰن بعارضہ سیمالت زچگی بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حکیم عبدالرحمٰن ربوہ

جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات کا اعتراف

جرمنی کے مشہور علمی رسالے SAECULUM کے بعض ضروری اقتباسات کا ترجمہ

(از مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمن مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آج روئے زمین پر اسلامی خدمات پوری ہمت، استقلال اور جوش کے ساتھ سر انجام دے رہی ہے۔ آج سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جواں ہمت مبلغین اسلام کی اشاعت میں خدا تعالے کی تائید اور نصرت کے بھروسہ پر کوشاں ہیں۔ اور یہ کہنا کہ دنیا کے احمدیت پر آج سورج غروب نہیں ہوتا مبالغہ نہیں بلکہ ایک بیّن حقیقت ہے۔ ذیل میں "بیسویں صدی میں اشاعت اسلام" کے موضوع پر جرمنی کے مشہور علمی رسالہ SAECULUM کی جلد ۱۹۵۴ء میں شائع شدہ مضمون کے ایک حصہ کا ترجمہ احباب کے علم کے لئے درج ذیل ہے۔ تا کہ احباب اندازہ لگا سکیں کہ بفضلہ تعالےٰ ہمارے کام کی اہمیت سے مغربی دنیا اب آنکھیں بند نہیں کر سکتی۔

"بیسویں صدی میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ جماعت حضرت میرزا غلام احمد صاحب . . .

. . . .

. . . . کے ذریعہ گزشتہ صدی کے آخر میں قادیان (انڈیا) میں معرض وجود میں آئی یہ جماعت امن کے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اور اسلامی تعلیمات کو زمانہ حاضرہ کے اہم مسائل کے متعلق پیش کرتے ہوئے اسلام کی خدمت سر انجام دے رہی ہے۔ جماعت کا مرکز ہندوستان میں قادیان اور پاکستان میں ربوہ ہے جماعت کے موجودہ امام نے ۱۹۳۴ء میں اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کی غرض سے تحریک جدید کا آغاز کیا۔ اور جماعت سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ لازمی چندوں (1/16 سے 1/3) کے علاوہ اسلام کی اشاعت کی غرض سے اس تحریک میں حصہ لے شروع میں یہ تحریک تین سال کے لئے تھی۔ اور اب اسے مستقل صورت دی جا رہی ہے۔ جماعت کی طرف سے مندرجہ ذیل مقامات پر مشن قائم ہیں لنڈن۔ گلاسگو۔ ہیمبرگ۔ زیورک۔ دی ہیگ۔ لاگوس (نائیجیریا) کماسی (گولڈ کوسٹ) سیرالیون نیروبی۔ حیفا۔ دمشق۔ ماریشس۔ نیگمبو (سیلون) سنگاپور۔ پاڈانگ۔ جکارتا۔ برٹش شمالی بورنیو

امریکہ میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ بہت سے مصروف ہے وہاں جماعت مندرجہ ذیل مقامات پر قائم ہے شکاگو۔ بوسٹن۔ نیویارک۔ بالٹی مور۔ واشنگٹن پٹس برگ۔ ینگس ٹاؤن۔ سینٹ لوئیس۔ امریکہ میں مرکز کے نقش قدم پر خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہیں۔

۳۰، ۳۱ مئی ۱۹۵۳ء کو امریکہ کی جماعتوں کی چھٹی کانفرنس شکاگو میں منعقد ہوئی جس میں ۲۵۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) اسلامی اصول کی فلاسفی اور امریکہ کی طرف سے شائع شدہ رسالہ مسلم سن رائز کو امریکہ کی ۲۰۰ پبلک لائبریریوں میں رکھنے کا انتظام کیا جائے۔

(۲) امریکہ کی جماعتیں ایسے مقامات پر جہاں ابھی جماعتیں قائم نہیں تبلیغی اجلاس منعقد کریں۔ تا کہ ان مقامات پر بھی جماعتیں قائم ہو سکیں۔

(۳) خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر ہر ماہ نصف روز تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ اور لجنہ اماء اللہ کی ہر جماعت سال میں دو دفعہ منظم طریق پر تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۴) ہر جماعت سال میں دو دفعہ خاص تبلیغی لٹریچر دلچسپی رکھنے والے احباب کو بھجوائے۔

یورپ کے ممالک میں سے دی ہیگ (ہالینڈ) زیورک (سوئٹزرلینڈ) اور جرمنی (ہیڈکوارٹر ہیمبرگ) میں جماعت احمدیہ خاص طور پر اہتمام سے اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہے۔ ان کا ماہوار رسالہ جرمن زبان میں Der Islam ہے"

اوپر کے اقتباسات سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کس آب و تاب سے پورا ہو رہا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت اور حقانیت کا واضح اور بیّن ثبوت ہے۔ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی کامیابی کا سہرا آج حضرت مصلح موعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سر ہے۔ خدائی الہام "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" اب ایک ایسی حقیقت ثابت ہو چکا ہے کہ غیر بھی اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے پر مجبور ہیں۔ الٰہی وعدوں اور خدائی تقدیر کے مطابق وہ دن قریب آ رہے ہیں۔ کہ اسلام کا جھنڈا اسی شان و شوکت کے ساتھ پھر اکناف عالم میں لہراتا ہوا نظر آئے گا۔ جس طرح ہمارے محبوب آقا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہؓ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ اولےٰ میں لہراتا ہوا دنیا نے مشاہدہ کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کام میں برکت ڈالے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو اپنی جناب میں نوازے اور غیب سے ایسے سامان بہم پہنچائے کہ ہم خاطر خواہ طور پر اسلام کی خدمات سر انجام دے سکیں۔ اللھم آمین

دنیا میں ترقی کے دروازے سب کے لئے یکساں کھلے ہیں

وقت ضائع کر کے ان دروازوں کو اپنے اوپر بند نہ کرو

طلباء کو مشہور امریکی پروفیسر ڈاکٹر شٹس کی نصیحت

گزشتہ پیر کے روز تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایف۔ سی کالج لاہور کے ڈاکٹر ایس۔ ایل شٹس نے "Shutting doors" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ دنیا میں ترقی کے دروازے سب کے لئے یکساں کھلے ہیں۔ لیکن بسا اوقات انسان سستی اور غفلت سے کام لے کر ان دروازوں کو اپنے اوپر بند کر لیتے ہیں۔ اور جب وقت گزر جاتا ہے۔ تو وہ اپنی محرومی کا شکوہ کرتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ اس محرومی کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ ڈاکٹر شٹس نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ اپنے زمانہ تعلیم کو غنیمت جانیں اور اسے لہو و لعب میں ضائع نہ کریں۔ ورنہ ان کی یہ غفلت خود اپنے اوپر ترقی کے دروازے بند کرنے کے مترادف ہو گی

جنگل میں منگل

تقریر کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر شٹس نے کہا دو تین سال ہوئے میں سرگودھا جاتے ہوئے ربوہ کی سرزمین میں سے گزرا تھا۔ اس وقت میرے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی۔ کہ یہاں کوئی شہر آباد ہو سکے گا۔ یا اس چٹیل میدان میں کوئی تعلیمی ادارہ کامیابی کے ساتھ چل سکے گا۔ لیکن آج جب میں نے تعلیم الاسلام کالج کے مختلف شعبوں اور اسی طرح ربوہ کے دوسرے مقامات کو دیکھا تو بائیبل کے نبی کا ایک مکاشفہ مجھے یاد آ گیا۔ انہوں نے فلسطین کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر نیچے پھیلے ہوئے صحرا پر نظر ڈالی۔ اور کہا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ صحرا سرسبزی اور شادابی اور پھولوں سے بھر جائے گا۔ بعینہ یہی نظارہ ہمیں ربوہ میں نظر آتا ہے۔ کہ کس طرح عزم و استقلال کی بدولت معجزانہ طور پر یہ صحرا ایک خوشنما آبادی میں تبدیل ہو گیا ہے۔

بائیبل کا ایک قصہ

اصل مضمون کی طرف آتے ہوئے ڈاکٹر شٹس نے فرمایا میں نے اپنی تقریر کے لئے "Shutting Doors" کا موضوع تجویز کیا ہے۔ اس کی وضاحت کرنے سے پہلے میں بائیبل کی ایک کہانی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ بائیبل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی یہ قصہ بیان ہوا ہے۔ کہ کچھ کنواریاں دولہا کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔ ان میں سے جو عقلمند تھیں۔ انہوں نے اپنے ساتھ تیل لے لیا۔ اور جو بے عقل تھیں انہوں نے تیل کا خاطر خواہ اہتمام ضروری نہ سمجھا۔ وہ سب دولہا کا انتظار کرتی رہیں۔ لیکن دولہا نہ آیا۔ آخر رات گئے وہ آ پہنچا۔ جن کنواریوں کے پاس تیل تھا۔ انہوں نے اپنے لیمپ جلائے رکھے اور دولہا کے ساتھ قلعہ کے اندر چلی گئیں۔ دوسری کنواریوں نے ان سے تیل مانگا۔ کہ وہ بھی اپنے لیمپ جلا لیں۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ دولہا ان چند کنواریوں کو لے کر جن کے لیمپ روشن تھے۔ قلعے میں چلا گیا۔ اور اس کے دروازے بند کر لئے باقی کنواریاں بعد میں جب تیل لے کر وہاں پہنچیں تو انہوں نے قلعے کے دروازوں کو اپنے اوپر بند پایا۔

یہ قصہ بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر شٹس نے کہا بعینہ یہی حالت مجھے آجکل کے طالب علموں کی نظر آتی ہے۔ وہ آج کا کام کل پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جو موقعہ خدا نے انہیں تیل حاصل کرنے یعنی اپنے اندر استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کا دیا ہے وہ اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جب وہ تعلیم سے فارغ ہو کر زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہوتے ہیں۔ تو ترقی کے دروازوں کو اپنے اوپر بند پاتے ہیں۔ سو گویا وہ طالب علمی کے زمانہ میں وقت ہی ضائع نہیں کرتے بلکہ ترقی کے امکانات اور مواقع کو خود اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کر رہے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اسلام میں امانت و دیانت کی اہمیت

(از مکرم عبدالمنان صاحب واقف زندگی)

امانت کی ادائیگی اعلیٰ اخلاق میں شمار ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے انسان جہاں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے وہاں پر وہ دنیا میں بھی عزت اور تکریم کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یوں مسلمانوں کو اس حسن خلق کو پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ہے

"ان اللّٰہ یأمرکم ان تؤدوا الامانٰت الیٰ اھلھا" (سورہ نساء ع ۸)

کہ اے مسلمانو! اللہ تعالےٰ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے حقیقی مالکوں کے پاس ادا کرو۔ نیز فرمایا۔

فَاِنْ اَمِنَ بعضکم بعضاً فلیؤدّ الذی اؤتمن امانتہ ولیتق اللّٰہ ربّہ (سورہ بقرہ ع ۳۹)

کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس امانت کو واپس کرے اور اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے یہاں پر اللہ تعالےٰ نے ادائیگی امانت کو تقویٰ اللہ قرار دیا ہے۔ دوسری جگہ تقوےٰ کو لباس قرار دیا ہے گویا اس میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ روحانی اور جسمانی چیزوں کی حفاظت اور ان کی زینت تقویٰ اختیار کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ اور اس کے بندوں کی تمام امانتیں حتی المقدور ادا کرے۔

دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے کامیاب ہونے والوں کی یہ صفت بھی بیان فرمائی ہے

والذین ھم لِامٰنٰتھم وعھدھم رٰعون (سورہ مومن ع ۱)

کہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونیوالے اور عزت کی چادر اوڑھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کی حتی الوسع رعایت رکھتے ہیں۔

اس جگہ امانت کے بارہ میں تقوےٰ سے کام لینے کی تشریح لفظ "راعون" سے کی گئی ہے۔ "راعون" زبان عربی کے محاورہ میں اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ اختیار کرتا ہے۔ گویا کامیاب مومنوں کا گروہ اس بات پر خوش نہیں ہو جاتا۔ کہ موٹے طور پر ظاہری لحاظ سے اس نے اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے لیا ہے۔ بلکہ وہ ڈرتے رہتے ہیں کہ ان سے کوئی باریک اور مخفی قسم کی خیانت ظہور پذیر نہ ہو جائے۔ اور وہ تمام امور کی گہرائیوں میں جا کر اپنے آپ کو تمام عیوب اور نقائص سے مبرّا اور منزہ رکھنے کی سعی کرتے رہتے ہیں اور کسی حقیر چیز میں بھی خیانت کر کے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی مول نہیں لیتے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لاتخونوا اللّٰہ والرسول ولاتخونوا امٰنٰتکم وانتم تعلمون (سورہ انفال ع ۳)

کہ اے مومنو! تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت سے پیش نہ آؤ۔ اور نہ ہی تم آپس میں ایک دوسرے کی امانتوں میں خیانت کرو۔ اس حال میں کہ تم کو معلوم ہے ان اللّٰہ لا یحب الخائنین (سورہ نساء ع ۱۹) کہ یقیناً اللہ تعالےٰ خیانت کرنے والوں کو محبت والفت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ جو شخص بھی خیانت کرے گا یأت بما غلّ یوم القیامۃ (آل عمران ع ۱۷) اس کو قیامت کے دن اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبل از دعویٰ نبوت و رسالت امانت کو اکمل اور اتم طور پر ادا کرنے کے لحاظ سے عرب میں اتنے مشہور و معروف ہو چکے تھے کہ لوگ آپؐ کو امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ مگر جب آپؐ نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا پرستش کے لائق کوئی ذات نہیں ہے۔ تو وہی لوگ جو آپکو "امین" اور "صدوق" کہتے تھے آپ کے جانی دشمن بن گئے مگر تعجب ہے کہ پھر بھی وہ اپنے اموال اور جائدادیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہی ڈالتے تھے۔ کیونکہ آپ کے سوا اس عمدہ کیرکٹر اعلےٰ اخلاق۔ بہترین اوصاف کا مالک کوئی شخص انہیں نظر نہیں آتا تھا۔ حتیٰ کہ جب کفار نے آپؐ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ کیا اور آپ نے ہجرت کی تیاری شروع کی۔ تو اس وقت بھی بہت سے کفار کی امانتیں آپ کے پاس محفوظ تھیں۔ آپ وہ تمام امانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کرتے اور رخصت ہوئے۔ ان کو تاکید کی کہ یہ تمام امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کر دی جائیں۔ یہ تھا وہ آپؐ کا خلق عظیم جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃٌ حسنۃ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے تمام انسانوں کے لئے تمام قسم کے اقوال تمام قسم کے اعمال میں کامل نمونہ ہیں۔ پس جو شخص بھی چاہتا ہے کہ دنیا میں عزت اور برکت حاصل کرے اور اسے آخرت میں بھی رتبہ اور اللہ تعالےٰ کی رضا نصیب ہو اسے چاہیئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل پیروکار بن جائے اسے یہ تمام انعامات مل جائیں گے۔

امانت ادا کرنے کے لحاظ سے جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ذاتی طور پر دنیا کے سامنے کامل نمونہ تھے وہاں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی پوری احتیاط اور پوری توجہ کے ساتھ امانت واپس کرنے کے متعلق تاکید فرماتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ خیبر کے محاصرہ کے دنوں میں ایک یہودی رئیس کا گلّہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا مسلمان ہونے کے بعد اس نے کہا یا رسول اللہ میں اب ان لوگوں میں تو نہیں جا سکتا۔ اور یہ بکریاں اس یہودی کی میرے پاس امانت ہیں۔ اب میں ان کو کیا کروں آپ نے فرمایا بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف کر دو۔ اور ان کو دھکیل دو۔ خدا تعالےٰ ان کو ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے اسی طرح کیا اور بکریاں قلعہ کے پاس چلی گئیں جہاں سے قلعہ والوں نے ان کو اندر داخل کر لیا اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس سختی سے امانت کے اصول پر عمل کرتے تھے۔ اور کرواتے تھے۔ لڑنے والوں کے اموال آج بھی جنگ میں حلال سمجھے جاتے ہیں۔ کیا ایسا واقعہ آجکل کے زمانہ میں جو مہذب زمانہ کہلاتا ہے کبھی ہوا ہے۔ کہ دشمن کے جانور ہاتھ آگئے ہوں تو ان کو دشمن فوج کی طرف واپس کر دیا گیا ہو۔ باوجود اس کے کہ وہ بکریاں ایک لڑنے والے دشمن کا مال تھیں اور باوجود اس کے کہ ان کے قلعے میں واپس چلے جانے کے نتیجہ میں دشمن کے لئے مہینوں کی غذا کا سامان ہو جاتا تھا جس کے بھروسہ پر وہ ایک لمبے عرصہ تک محاصرہ کو جاری رکھ سکتا تھا۔ آپؐ نے ان کی بکریوں کو واپس کروا دیا تا ایسا نہ ہو کہ اس مسلمان کی امانت میں فرق آئے جس کے سپرد بکریاں تھیں۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص ۲۰۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے خطبوں میں یہ ذکر فرماتے تھے کہ جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔ (مشکوٰۃ)

ایک دوسری حدیث میں اسے منافق کہا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ منافق کی ایک یہ علامت ہے کہ جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور واپس ادا نہ کرے۔ (متفق علیہ)

پس اگر قوم کے افراد ایک دوسرے کی امانتیں نہ ادا کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت نہ کریں تو اس کے تنزل اور تباہی کا وقت آن پہنچا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ لا یحبّ من کان خوّاناً اثیماً۔ کہ اللہ تعالےٰ یقیناً خیانت کرنے والے گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی واسطے ایک بچہ شیر خوار بھی جو بوجہ کم سنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے۔ کہ غیر عورت کا دودھ بھی بمشکل سے پیتا ہے۔۔۔۔۔۔ اب جب ہم ایک گہری نظر سے بچہ کی اس عادت کو دیکھتے اور اس پر غور کرتے ہیں اور فکر کرتے کرتے اس کی اس عادت کی تہ تک چلے جاتے ہیں تو ہم پر صاف کھل جاتا ہے کہ یہ عادت جو غیر کی چیز سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ اپنے اوپر مصیبت ڈال لیتا ہے۔ یہی جڑھ دیانت اور امانت کی ہے۔ اور دیانت کے خلق میں کوئی شخص راستباز نہیں ٹھہر سکتا جب تک بچہ کی طرح غیر کے مال کے بارے میں سچی نفرت اور کراہت اس کے دل میں پیدا نہ ہو جائے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

جماعت ہائے احمدیہ تحصیل فتح جنگ

ضلع اٹک کا تربیتی جلسہ

مؤرخہ ۱۶/۱ کو جماعتہائے احمدیہ تحصیل فتح جنگ کا تربیتی اجلاس بمقام چونترہ تحصیل فتح جنگ زیر صدارت پیر فیض احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کیمبل پور منعقد ہوا۔ تین اجلاس ہوئے جن میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور اس جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ نے تقریر کی جس میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے۔ احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خصوصیت سے جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت کرنے۔ صحیح اسلامی اخلاق پیدا کرنے اور چندوں کی باقاعدہ ادائیگی پر زور دیا نیز انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی ترقی اور سالمیت کیلئے تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر حکومت کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ سالانہ ربوہ منعقدہ دسمبر ۵۴ء کی کارروائی سنائی۔ اس جلسہ میں چونترہ کے مقامی دوستوں کے علاوہ منڈوال۔ چھان سنگھوال۔ ڈھلیال۔ ادھوال۔ چک امرال۔ تلہ بجاڑ۔ محمود و اور پنڈوری کے احباب بھی شامل ہوئے۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام تھا جس میں مقامی احمدیوں کے علاوہ ملک شاہنواز خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ساکن چونترہ نے ہر طرح سے تعاون فرمایا۔ خاکسار غلام نبی امیر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی زندگی کیا چیز ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب چشمۂ معرفت کے صـ۵۵ پر تحریر فرماتے ہیں :-

"جن کو روحانی حس دی گئی ہے۔ وہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ روح اپنی تکمیل کے لئے ایک روحانی غذا اور پانی کی محتاج ہے۔ جس سے روحانی زندگی قائم رہ سکتی ہے روحانی زندگی کیا چیز ہے؟ وہ اپنے محبوب حقیقی کی محبت اور اس سے قطع تعلق ہو جانے کا خوف ہے۔ اور محبت سے مراد وہ حالت ہے کہ بکلی دل اسی طرف کھینچا جائے اور اس کے مقابل پر کوئی دوسرا باقی نہ رہے۔ اور روحانی خوف سے یہ مراد ہے کہ قطع تعلق کے اندیشہ سے گناہ کا مادہ جل جائے اور روح میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جائے۔ اور دنیا میں کوئی ایسی انسانی روح نہیں۔ جو روحانی زندگی کی طالب نہیں۔ ہاں جو لوگ محض دنیا کے کیڑے ہیں۔ ان کی روح کی بصارت قریباً مردار پڑ جاتی ہے۔ اور وہ خدا سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اور خدا سے نہیں ڈرتے اور صرف دنیا کو اپنی اصلی غرض سمجھنے لگتے ہیں۔ مگر تاہم کسی خوفناک نظارہ کے وقت جیسا کہ سخت زلزلہ یا کسی خطرناک بیماری کی وجہ سے ایک بجلی کی طرح اس مالک حقیقی کی ہیبت کی چمک ان کے سامنے بھی آجاتی ہے۔ اور پھر غافل ہو جاتے ہیں۔"

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا عدیم المثال موقعہ

قرآن کریم اور تاریخ انبیاء سے یہ امر ظاہر ہے کہ ان مقدس وجودوں کو الٰہی سلسلوں کے چلانے کے لئے جب کبھی مددگاروں کی ضرورت پیش آئی۔ تو اپنے متبعین کے سامنے "من انصاری الی اللہ" کا نعرہ بلند کرتے رہے۔ اور دعوت دیتے رہے کہ اللہ کے ہاں سے ثواب اور اجر لینے کے لئے کون میری مدد کے لئے تیار ہوتا ہے اس پر ہمیشہ ہی مخلص متبعین نے یہ جواب دیا کہ "نحن انصار اللہ" کہ اے خدا کے نبی۔ ہم اللہ کے دین کی مدد کے لئے تیار ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو بھی خدا نے ان الفاظ میں مخاطب کیا ہے "ان تنصروا اللہ ینصرکم"۔ کہ اے لوگو اگر تم خدا کے دین کی مدد کے لئے کھڑے ہو گے۔ تو خدا تعالےٰ تمہارے کاموں میں تمہاری مدد کرے گا۔ اور برکت دے گا۔

اس بیان سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے۔ کہ خدا کے دین کی مدد کرنا اور حصہ لینا خدا کے فضل اور اس کی برکات کے حصول کا مترادف ہے۔ اور وہ لوگ جو دنیا و دین میں کامیابی اور فلاح چاہتے ہیں۔ اس کا یہی طریق ہے۔ کہ وہ الٰہی سلسلوں کی خدمت میں لگ جائیں۔ آیت قرآنی کونوا مع الصادقین اس رستہ کی رہنمائی کرتی ہے۔ اور آیت الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (مجادلہ پ۲۸) میں یہی بتایا گیا ہے۔ کہ الٰہی جماعت میں شمولیت اور اس کی خدمت میں اعلےٰ کامیابی ملتی ہے۔

احباب جماعت نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روح پرور تقاریر کو سنا اور معلوم کیا کہ اس وقت جو لوگ سلسلہ کے دفاتر میں کام کرتے ہیں وہ عمر کے کس حصہ میں جا رہے ہیں۔ ازیں حالات ضرورت ہے۔ کہ اس وقت معزز پنشنر احباب جو ملازمتوں سے فارغ ہو کر گھروں میں آرام کرتے ہیں سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور وہ امر سلسلہ کی کامیابی کا جو خدا کے ہاں مقدر ہے۔ اس میں بطور مددگار کھڑے ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سہ

> بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
> قضاء آسمان است ایں۔ بہر حالت شود پیدا

نظارت تعلیم و تربیت اس مختصر نوٹ اور یاد دہانی کے ساتھ اپنے معزز احباب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ اس وقت جبکہ سلسلہ کو اشد ضرورت ہے۔ کہ اس کے کاموں کو چلانے کے لئے موزوں احباب آگے بڑھیں اپنے نام خدمت کے لئے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرمائیں اور نظارت ہذا کو بھی اطلاع دیں۔ وفقکم اللہ لخدمۃ دینہ المتین (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

نوائے سروش

(از مکرم مصلح الدین احمد صاحب راجیکی ربوہ)

محبوبِ دل نواز کو پاتا ہے کون، کون
کوئے وفا میں دھونی رماتا ہے کون کون

نفسانیت کے بندِ علائق کو توڑ کر
نقشِ دوئی کو دل سے مٹاتا ہے کون کون

افسردگیٔ شوق کے آتش کدہ میں پھر
یادِ خدا کی آگ جلاتا ہے کون، کون

منشائے ایزدی کے اشاروں کے سامنے
مثلِ ذبیح سر کو جھکاتا ہے کون، کون

فاراں سے لپکے جلوۂ یزداں کی روشنی
تیرہ دلوں کو طور بناتا ہے کون، کون

انفاس عیسوی کی بہاروں سے چار سُو
حسنِ ازل کے پھول کھلاتا ہے کون، کون

مردہ سی کائنات کو دیکر پیام نو
اس کے حریم ناز میں لاتا ہے کون کون

اعلان دار القضاء

چوہدری فیض احمد صاحب راولپنڈی اور محمد بشیر صاحب چغتائی گوجرانوالہ کے قضیہ میں مؤخر الذکر کی درخواست پر ادائیگی قسط میں دو ماہ کی مہلت منظور کر کے سابقہ فیصلہ میں یہ ترمیم کی گئی ہے۔ کہ چغتائی صاحب اب مارچ ۵۵ء سے بذریعہ ۵۰/- روپے ماہوار قسط بتوسط ناظر صاحب امور عامہ ربوہ قرض مبلغ ۱۱۶۰/-/- کی ادائیگی کریں۔ چونکہ چغتائی صاحب کو فیصلہ ہذا سے معمولی طریق پر اطلاع نہیں ہو سکی۔ اسلئے ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقرر امیر ضلع سیالکوٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم بابو قاسم الدین صاحب کو تا اپریل ۵۶ء ضلع سیالکوٹ کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ جملہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ایڈیشنل ناظر اعلیٰ)

کہاں ہیں؟

حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی جہاں کہیں ہوں وہ خود یا کسی اور دوست کو اگر ان کا علم ہو تو وہ مطلع کریں۔ لواحقین سخت پریشان ہیں۔ (لطف الرحمٰن برادر مید محمد داؤد سابق کارکن نظارت علیا ربوہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے گیارہ جنوری کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین (آیت الرحمٰن معرفت راجپوت سائیکل سٹور نیلا گنبد نئی انارکلی لاہور)

درخواستہائے دعا

۱- میرا نوجوان بچہ فضل محمد بعارضہ بخار کھانسی بیمار چلا آرہا ہے۔ دن بدن کمزور ہو رہا ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں نیز میری پریشانیوں اور صحت کے لئے دعا فرمادیں

(ماسٹر عطا محمد احمدی قصور)

۲- عاجز کی ایک آنکھ کے دو اپریشن ہو چکے ہیں ابھی ایک اور باقی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے حصول حسنات دارین اور پاک روزی و روحانی ترقیات کے لئے بھی احباب دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار عبد الغفور خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی)

۳- خاکسار کی پھوپھی صاحبہ بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (حمید احمد ...)

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں" (حضرت اقدس)

حضور فرماتے ہیں:-

"مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں۔ کہ اس وقت مشکلات ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔ تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ تم بھی اسی ملک کے رہنے والے ہو۔ اور میں بھی اسی ملک کا رہنے والا ہوں۔ تم میں سے اکثر کے آمد کے ذرائع بھی وہی ہیں۔ جو میرے ہیں یعنی میری آمدنی کا ذریعہ بھی زمینداری ہے، بلکہ میری زمین ایسے علاقہ میں ہے۔ جس کی فصل اس سال ساری ماری گئی ہے۔ اور یہ سال اس علاقہ کے زمینداروں کے لئے بغیر قرض لئے بظاہر گذرنا مشکل ہے۔ الا ماشاء اللہ پس میں یہ چیزیں بھی جانتا ہوں۔ اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں"۔

تم باوجود تمام مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو

"لیکن تم بھی یہ جانتے ہو۔ کہ باوجود ان مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو۔ تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو۔ تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو۔ اگر تم باوجود ان تمام مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو اور سمجھتے ہو۔ کہ شاید اللہ تعالےٰ اگلے سال فراخی دیدے۔ تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو۔ یہ کام بھی کر لو۔ آخر اس قسم کی تباہیاں ہمیشہ نہیں آیا کرتیں"۔

ہمیں زمین پیدا کرنے والی ہستی سے صلح کرنی چاہیئے

"پس زمینداروں کو میں کہتا ہوں۔ کہ جو تباہیاں تمہاری فصل پر آئیں۔ وہ میری فصل پر بھی آئی ہیں۔ جن حالات سے تم گزر رہے ہو۔ انہی حالات سے میں بھی گزر رہا ہوں۔ اس لئے تم یہ نہ کہو۔ کہ ہماری آمد کم ہو گئی۔

میں جانتا ہوں۔ ایک طرف اگر تمہاری آمد کم ہو گئی، تو دوسری طرف بڑھنے کے بھی امکانات ہیں۔ ہمیں زمین اور زمینی چیزوں پر نظر نہ رکھنی چاہیئے۔ ہمیں اس ہستی سے صلح کرنی چاہیئے۔ جس نے زمین کو پیدا کیا ہے۔ جس نے طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اپنی قربانیوں سے اسے خوش کرو گے۔ تو وہ زمین سونا اگلوائے گی۔ اور تمہارے گھروں کو آرام و راحت سے بھر دیگی"۔

اپنا نام مجاہدوں میں لکھوا لو

"پس اپنے اس عظیم الشان مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو۔ اسی قدر تم خدا تعالےٰ کے قریب ہو جاؤ گے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری حقیر قربانیوں کی وجہ سے ہر جگہ مجھے نیچا دکھانے والے ناکام رہے۔

پس تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو۔

تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے۔ اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے"۔

انیس سالہ مجاہدین کی فہرست بن رہی ہے

تحریک جدید کے جہاد میں جو مجاہد ۱۹۳۴ء سے ۱۹۵۳ء تک متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت میں مدد دیتے رہے ہیں۔ ان کی ایک فہرست انیس سالہ کتاب میں شائع کرنے کے لئے بن رہی ہے۔ اس فہرست میں نام تو اسی کا آتا ہے۔ جس نے اپنی زندگی میں متواتر دیا ہو۔ اگر کسی شخص نے پہلے دس سال میں سے ایک دو سال دیئے ہوں۔ اور بعد میں اپنی زندگی میں کچھ حصہ نہ لیا ہو۔ تو وہ اس فہرست میں شامل نہیں ہو سکتا۔ البتہ دفتر دوم میں شامل ہو سکتا ہے۔ پس یہ فہرست ان کی ہے جو متواتر انیس سال ادا کرتے رہے یا جب تک زندہ رہے۔ اس وقت دیتے رہے۔

بقایا دار توجہ فرماویں

تاہم وہ جن کے ذمہ دسویں سال میں سے بقایا رہ گیا دسویں سال سے انیسویں سال تک میں سے کچھ بقایا ہو جس کی اطلاع یہ دفتر دے چکا ہے۔ وہ اپنا بقایا اس ماہ میں ادا کر دیں۔ تا کہ ان کا نام فہرست میں رہے۔ بوجہ بقایا نام کٹ نہ جائے۔ اگر کوئی شخص اپنا بقایا ادا نہیں کر سکتا۔ تو وہ بقایا کی معافی لے لے بصورت معافی یاد رہے۔ اس کا نام فہرست میں نہیں آسکے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف

پس بقایا دار احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ذیل اپنے ذہن میں مستحضر رکھیں۔

"یہ ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رؤیا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے واقعات اس کشف سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا۔ اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ آپ کو پانچہزار سپاہی دیا جائے گا۔ چنانچہ شروع سے اسکی تعداد پانچہزار کے قریب چکر لگا رہی ہے۔ چنانچہ رؤیا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے کہا۔ کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ ایک لاکھ تو نہیں۔ مگر پانچہزار سپاہی دیا جائیگا۔ تب آپ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا۔ پانچہزار تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔

بقایا دار توجہ کریں

پس آج میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا چندہ تحریک جدید

(باقی صفحہ ۷ پر)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔

۱۳۹۳۱ میں امۃ المتین بنت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ قوم مغل عمر سترہ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد بصورت زیور مندرجہ ذیل ہے۔ چمپا کلی طلائی وزن ڈیڑھ تولہ انگوٹھی طلائی وزن ۶ ماشے۔ چوڑیاں طلائی وزن ۴ تولے۔ نیز مجھے اپنے ابا جان کی طرف سے -/۳۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی رقم ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ نیز اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ خاکسارہ امۃ المتین۔ گواہ شد مرزا محمود احمد (ایدہ اللہ تعالےٰ) گواہ شد مرزا رفیع احمد۔

۱۴۰۸۹ منکہ ملک شاہ محمد ولد ملک مراد صاحب مرحوم پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کالیہ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین ساڑھے سات ایکڑ قیمتی -/۴۰۰۰ روپے ہے۔ ایک مکان خام قیمتی -/۱۵ روپے۔ مال مویشی قیمتی -/۵۰۰ روپے کل -/۴۵۱۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد ملک شاہ محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد عبد اللہ برادر موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید ولایت علی شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عیسیٰ بقلم خود

۱۴۰۸۶ منکہ امۃ العزیز بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب پرویز قوم وڑائچ عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر پانصد -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی ۴½ تولے قیمتی اندازاً -/۴۵۰ روپے۔ کل -/۹۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ امۃ العزیز بیگم موصیہ گواہ شد غلام محمد پرویز۔ گواہ شد سید ولایت علی شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۰۷۲ منکہ مستری عبد العزیز ولد محمد الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء چک ۹۸/۱۵-ل ڈاک خانہ خاص ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مستری عبد العزیز بقلم خود حال شکارپور سندھ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ڈاکٹر عنایت اللہ احمد احمدیہ دواخانہ صدر شکارپور سندھ۔ گواہ شد عبد الرشید شرما پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شکارپور سندھ

۱۳۹۹۸ منکہ خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ½ تولہ۔ کلپ طلائی ۱½ تولہ انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ کل ۲ تولے ۱ ماشہ۔ حق مہر -/۲۰۰ تھا۔ جو ان زیورات کی شکل میں وصول پا لیا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ خدیجہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد نور الدین احمد مولوی فاضل۔ گواہ شد عبد الغنی سکرٹری مال خانیوال گواہ شد عطا محمد ایم۔ اے۔ خانیوال۔

۱۴۰۱۸ منکہ مردان خان ولد عوض خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن میرپور خاص ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۶۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مردان خان بقلم خود گواہ شد عبد الرحمن موصی ۴۲۴۹ گواہ شد امیر الدین سکرٹری مال سلیم آئرن ورکس میرپور خاص سندھ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۰۹۰ منکہ سید حضرت اللہ حسینی پاشا ولد سید صاحب حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت جولائی ۱۹۵۴ء ساکن کراچی میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اس وقت میری ماہوار آمد -/۲۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا بعد اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد سید حضرت اللہ حسینی پاشا معرفت لطیف احمد صاحب طاہر سیوک رام بلاک بنس روڈ کراچی۔ گواہ شد عبد الوہاب موصی ۱۰۹۷۰۔ گواہ شد لطیف احمد طاہر محاسب جماعت احمدیہ کراچی۔

۱۴۰۸۸ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ عبد السمیع صاحب قوم راجپوت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر -/۵۰۰ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۰۰ کل -/۶۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ حمیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ گواہ شد عبد السمیع زرگر بقلم خود خاوند موصیہ مسجد بازار۔

چین کے قریب برطانی جہاز ڈوب گیا

ہانگ کانگ ۱۲ر جنوری۔ چین کی بندرگاہ سوارٹو کے قریب چینی قوم پرستوں کے ہوائی حملے کی وجہ سے برطانیہ کا بار بردار ایک جہاز جو ۱۷۱ ٹن وزنی تھا۔ ڈوب گیا۔ برطانیہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ چینی قوم پرستوں نے مقامی وقت کے مطابق ۷ بجے بمباری کی۔ لیکن جہاز کے عملے کے ۴۶ آدمیوں میں سے کوئی بھی زخمی نہیں ہؤا۔ اور سب صحیح سلامت ہیں۔ برطانوی حکومت اپنے قونصل خانے کے ذریعے قوم پرستوں کی حکومت سے اس کے تاوان کا مطالبہ کرے گی۔

پاکستان و بھارت کی رہبر کمیٹیوں کا اجلاس

نئی دہلی ۱۲ر جنوری۔ معلوم ہؤا ہے کہ پاکستان و بھارت کی رہبر کمیٹیوں کا اجلاس فروری کے دوسرے نصف میں ہوگا۔ کمیٹیوں کا اجلاس فروری کے دوسرے ہفتے میں ہونے والا تھا۔ لیکن پاکستان کی وزارت خارجہ کے سکرٹری مسٹر جے اے رحیم کے وزیر اعظم کے ہمراہ لندن جانے کی وجہ سے اجلاس کو ملتوی کرنا ضروری سمجھا گیا۔ کیونکہ مسٹر رحیم بھی رہبر کمیٹی کے رکن ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ر جنوری۔ جموں کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو مارچ میں جموں میں منعقد ہو رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں اور زیادہ ضم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

طلباء کو پروفیسر ڈاکٹر شیٹس کی نصیحت

(بقیہ صفحہ ۳)

درخشندہ مثال

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ جو طالب علمی کے زمانہ میں ہی ایک مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کے لئے شروع ہی سے کوشش کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک ہمت نہیں ہارتے۔ جب تک کہ وہ اس مقصد کو فی الواقع حاصل نہ کرلیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ آج کل کے زمانہ میں اس قسم کی بلند شخصیتوں میں سے ایک درخشندہ مثال امریکہ کے سکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کی ہے۔ جنہوں نے طالب علمی کے زمانہ میں ہی سیکرٹری آف سٹیٹ بننے کا خواب دیکھا تھا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں آخر اس مقام کو حاصل کر کے ہی چھوڑا۔ میں انہیں گذشتہ سال کا Man of The Year کہہ سکتا ہوں۔ انہوں نے ایک مقام اور درجہ کو ابتدا ہی میں اپنا مطمح نظر بنایا ابتدا میں بظاہر اس کے دروازے بند نظر آتے تھے۔ لیکن ان کی جدوجہد اور کوشش کے نتیجے میں بالآخر وہ دروازے ان پر کھل گئے۔ اور آج ہم میں سے ہر شخص گواہ ہے۔ کہ فی الواقع وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

نوجوانوں کو نصیحت

مسٹر جان فاسٹر ڈلس کی مثال پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر شیٹس نے کہا۔ آج کل کے نوجوان بالعموم کام کا وقت اونگھ کر گذار دیتے ہیں۔ کوئی مقصد ان کے سامنے نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کسی ترقی اور کامیابی کی امنگ ان میں پائی جاتی ہے۔ کہ وہ بند دروازوں کو کھول کر اپنے لئے ترقی کے نئے نئے مواقع پیدا کریں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان دروازوں کو ہمیشہ اپنے اوپر بند ہی پاتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اقربا یا دوستوں کی مدد سے انہیں کسی مقام پر کھڑا کر دیا جائے۔ انہوں نے طلباء کو توجہ دلائی۔ کہ ترقی کے امکانات اور دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ یہ خود کبھی بند نہیں ہوتے۔ بلکہ انسان اپنی سستی اور کاہلی کے نتیجے میں انہیں خود اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ پس طلباء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے تعلیم کے زمانے کو غنیمت جانیں۔ اور اس کی قدر پہچانتے ہوئے اسے کھیل کود اور لغو باتوں میں ضائع نہ کریں۔ ورنہ وہ خود ترقی کے دروازے اپنے اوپر بند کرنے والے ہوں گے۔ اور اس سے بڑھ کر ان کی بدبختی اور کوئی نہیں ہوگی۔

پاکستان بہت تیزی سے صنعتی ترقی کر رہا ہے

کراچی ۱۲ر جنوری۔ برطانیہ کے وزیر تجارت نے لندن میں ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ پاکستان بڑی تیزی سے صنعتی ترقی کر رہا ہے۔ برطانوی وزیر تجارت مسٹر لو نے کہا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان میں صنعتی ترقی کے عظیم منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔ کولمبو منصوبے کے تحت برطانیہ نے پاکستان کو جو صنعتی ماہرین مہیا کئے تھے۔ وہ پاکستان کی ترقی میں بڑا کام کر رہے ہیں۔ اسی منصوبے کے تحت برطانیہ نے پاکستان کو جو ایک کروڑ پونڈ سٹرلنگ کا قرضہ دیا تھا۔ پاکستان اسے صنعتی ترقی کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ مسٹر لو نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان میں صنعتی ترقی کی وجہ سے ان ممالک کے ساتھ ہماری تجارتی پالیسی میں تبدیلی ہوگی۔ لیکن ان ممالک کا معیار زندگی بڑھنے سے ہماری کئی مصنوعات کی مانگ زیادہ ہو جائے گی۔ برطانی وزیر تجارت نے برطانی تاجروں سے کہا۔ کہ وہ ذاتی طور پر برصغیر پاک و ہند کا دورہ کریں۔ کیونکہ اس سے ان ممالک کے ساتھ ان کی تجارت بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانی مصنوعات کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان کی منڈیوں کی رائے اچھی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں متعدد اصلاحات کا نفاذ

لاہور ۱۲ر جنوری۔ پنجاب کے وزیر جیل خانہ جات چودھری علی اکبر نے بتایا ہے۔ کہ پنجاب کی جیلوں میں متعدد ایسی اصلاحات ہوئی ہیں۔ جن کا قیدیوں کو قبل ازیں تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اب قیدیوں کو خوراک کی کوالٹی لباس کے معیار۔ رہائش کی سہولت اور طبی امداد کے متعلق کوئی شکایت نہیں۔ وزیر جیلخانہ جات نے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کرنل بشیر دوسرے متعلقہ حکام اور مقامی اخبارات کے نمائندوں کے ہمراہ سنٹرل جیل۔ بورسٹل جیل اور زنانہ جیل کا معائنہ کیا۔ اور نئی اصلاحات کے نفاذ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ معائنہ کے دوران میں انسپکٹر جنرل کرنل بشیر نے قیدیوں کی خوراک کے نمونے دکھاتے ہوئے بتایا۔ کہ صوبائی حکومت کے نئے احکام کے مطابق آج کل قیدیوں کو روزانہ اچھی سبزیاں یا دال سالن اور اچھی گندم کی تنوری روٹی ملتی ہے۔ ہفتہ میں دو مرتبہ گوشت کا سالن اور مہینہ میں ایک مرتبہ پلاؤ ملتا ہے۔ ناشتہ کے لئے گندم کا دلیہ دیا جاتا تھا اب یہ کھانا لوہے کے برتنوں کی بجائے پیتل کے سفید برتنوں میں دیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ خوراک کی مقررہ مقدار میں کمی نہ ہو۔ اس سلسلہ میں کسی قیدی کو شکایت کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ قیدیوں کے لباس کا معیار بلند کر دیا گیا تھا۔ اور انہیں کپڑے دھونے کی سہولت مہیا ہے۔ کرنل بشیر نے مزید بتایا۔ کہ اب قیدیوں کو کسی

تقاضے جلد ادا کریں

بقیہ صفحہ ۱

واجب الادا ہے۔ وہ یا تو اپنے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کر لیں۔ (تا ان کا نام انیس سالہ فہرست میں رہے۔ تقاضا دار ہونے کی وجہ سے کٹ نہ جائے۔ وکیل المال) اگر وہ وعدہ کو پورا نہیں کر سکتے۔ تو یا تو ہم سے معافی لے لیں۔ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں۔ تاکہ نہ تو خود گنہگار رہوں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکا لگے۔

برما روڈ کھول دی گئی

رنگون ۱۲ر جنوری۔ برما روڈ آمدورفت کے لئے کھول دی گئی ہے۔ برما اور چین کے درمیان اس سڑک کو بڑی فوجی اہمیت حاصل ہے۔ گذشتہ دفعہ جب وزیر اعظم برما پیکنگ گئے تھے۔ تو اس سڑک کو کھولنے کے متعلق سمجھوتہ ہؤا تھا۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ چین اپنے علاقہ میں سڑک کو وسیع کر رہا ہے۔ تاکہ ۵۰ ٹن کے ٹرک اس پر سے گزر سکیں۔ چین کے لئے برطانیہ کی بنی ہوئی ایک سو جیپ گاڑیاں اسی راستہ چین بھیجی جا رہی ہیں۔

قصور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

قصور ۱۲ر جنوری۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے قصور میونسپل حدود میں ۱۴ر جنوری ۱۹۵۵ء سے ۲۹ر جنوری ۱۹۵۵ء تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ اس دوران میں کوئی شخص جلسہ و جلوس اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ پراپیگنڈا نہیں کر سکے گا۔ ان دنوں بلدیہ قصور کے انتخابات ہو رہے ہیں۔

لاؤس ۱۲ر جنوری۔ لاؤس میں اقوام متحدہ کے بین الاقوامی کمشن نے اپنی عارضی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ اس رپورٹ میں جنیوا کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

ہر قسم کی جسمانی اذیت نہیں دی جاتی۔ اس کے برعکس ان کی تعلیم و تربیت کا معقول انتظام ہے تقریباً سات سو قیدی ایک بیرک کے دار الاندر بے میں قائم شدہ سکول میں مختلف اوقات میں دینیات اور اردو پڑھتے ہیں۔ شام کو قیدیوں کی بیرکوں میں بھی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ قیدیوں کو مختلف فنون سکھائے جاتے ہیں تاکہ وہ سزا سے قید بھگتنے کے بعد جرائم کرنے کی بجائے کسب حلال زندگی گزاریں۔ جسمانی تربیت کے لئے صبح و شام کھیلوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے تربیت یافتہ سٹاف موجود ہے۔

کسی سیاسی جماعت کو فرقہ وارانہ تنظیم قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی

ڈھاکہ میں وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب کی تقریر

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ پاکستان کے وزیر مواصلات نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ سرکاری حکام کی طرف سے اپنا زاویہ نگاہ بدل دیں اور ان کے ساتھ تعاون کریں تاکہ وہ عوام کی بھلائی کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کر سکیں۔ وزیر مواصلات نے کہا کہ آپ لوگوں کے سامنے ہمیشہ پاکستان کا مفاد مقدم رہنا چاہیے۔ جن لوگوں کو پاکستان کا مفاد عزیز نہیں ہے وہ خواہ آپ کے بھائی ہوں یا بیٹے وطن کے غدار ہیں۔ موصوف نے کہا کہ اگر عوام اپنے نقطۂ نگاہ میں تبدیلی کریں تو یقیناً سرکاری حکام بھی زیادہ کامیابی کے ساتھ سب کی بھلائی کے لئے کام کر سکیں گے۔

ڈاکٹر خان صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ ملک میں سیاسی نظام بڑا اصلاح پذیر ہو گیا ہے اور اب کسی سیاسی جماعت کو فرقہ وارانہ یا علاقائی بنیاد پر تنظیم کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سیاسی پارٹیوں کو کسی پروگرام اور آئیڈیالوجی کے پیش نظر معرض وجود میں آنا چاہیے اور آپ لوگوں کو بھی ان سیاسی جماعتوں کی طرف دست تعاون دراز کرنے سے قبل ان جماعتوں کے پروگرام کو پرکھنا چاہیے۔

گورنر جنرل پاکستان کی بھارت میں آمد خاص اہمیت رکھتی ہے

مسٹر غضنفر علی کا بیان

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم بھارت مسٹر غضنفر علی خان نے بتایا کہ بھارت میں پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی متوقع آمد حقیقی اہمیت کی حامل ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ ان کی آمد پر باہمی تبادلہ خیالات قطعی ممکن ہے اور یہ اس لحاظ سے زیادہ اہم ہے کہ یہ پہلا موقع ہے کہ بھارت نے پاکستان کے سربراہ کو خیرسگالی کے دورہ پر مدعو کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متنازعہ مسائل کا حل تلاش کرنے کا اس موقع پر کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ کام وزراء اعظم کا ہے جن کی ملاقات غالباً مارچ کے آخر میں ہوگی۔

مسٹر غضنفر علی خان نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان سفر کی دقتیں دور کرنے اور ویزا کی پابندیوں میں کمی کر دینے سے دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانے میں بڑی مدد ملے گی۔ اور یہ مقصد براہ راست مذاکرات سے حاصل ہو سکتا ہے

التوائے جنگ کی تجویز ترک کر دی گئی

لندن ۲۱ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور نیوزی لینڈ نے اپنی یہ تجویز ترک کر دی ہے کہ سلامتی کونسل کے ذریعہ قوم پرست چین اور اشتراکی چین کے درمیان جنگ بند کرائی جائے یہ تجویز ان تینوں ملکوں کے مابین کئی ماہ سے زیر بحث تھی۔ فرانس کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے مصالحت کرانے کا کام نہایت پیچیدہ مسئلہ ہے۔

بھارت میں مسلمانوں کی جائیداد کا نیلام

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ حکومت ہند نے ۵۰ لاکھ ہندو تارکان وطن کو مسلمانوں کی متروکہ جائداد پر مالکانہ حقوق کمل کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم کر دیا ہے۔ مسلمانوں کی جائدادیں فروخت کرنے کے لئے حکومت ہند نیلام کنندے مقرر کرے گی

لیبیا کی درخواست مسترد کر دی گئی

قاہرہ ۲۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب ممالک کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں جو قاہرہ میں منعقد ہونے والی ہے۔ شرکت کے لئے لیبیا کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ لیبیا اگرچہ عرب لیگ کا رکن ہے — لیکن وہ عرب اجتماعی تحفظ کے معاہدہ کا فریق نہیں ہے۔

مغربی جرمنی میں ہٹلر کا ایک پرانا رفیق نئی سیاسی جماعت قائم کریگا

ماسکو ۲۱ جنوری۔ ہٹلر کے ایک پرانے اور قریبی رفیق کار اوٹو سٹراسر اکیس سال بعد جرمنی واپس آ رہے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ جرمنی میں ایک نئی سیاسی جماعت کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ جرمنی کے کئی پرانے اور نئے نازی اوٹو سٹراسر کی آمد کے منتظر ہیں مسٹر اسر کی عمر اس وقت ستاون سال ہے اور وہ اس وقت نوا سکوشیا میں رہائش پذیر ہیں۔ ۱۹ جنوری (بدھ کے روز) کو وہ نوا سکوشیا سے لندن روانہ ہونے والے تھے۔

مسٹر اوٹو سٹراسر ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۰ء تک نازی پارٹی کے رکن تھے۔ لیکن بعد میں انہوں نے ہٹلر پر سوشلسٹ ہونے کا الزام لگایا تھا اور "سیاہ محاذ" کی بنیاد رکھی۔ اس پر ہٹلر اوٹو سٹراسر کا شدید مخالف ہو گیا اور بالآخر ہٹلر کے انتقام سے بچنے کے لئے ۱۹۳۳ء میں وہ جرمنی سے فرار ہو گئے اور ۱۹۳۴ء میں انہیں جرمن شہریت سے محروم کر دیا گیا۔ اوٹو سٹراسر نے جرمن شہریت حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کوشش شروع کی اور کافی طویل جدوجہد کے بعد اب انہیں مغربی جرمنی آنے کی اجازت مل گئی ہے۔

جرمنی میں یہ توقع کی جا رہی ہے کہ سٹراسر کے مغربی جرمنی آ جانے سے نازی رجحانات رکھنے والی پارٹیوں میں نیا جوش و خروش پیدا ہو جائے گا۔ خیال ہے کہ مسٹر سٹراسر سب سے پہلے جنوبی سیکسونی کے علاقے میں اپنی سرگرمیاں شروع کریں گے۔ اس حصہ میں نازی پارٹی کے امیدواروں نے ۱۹۵۱ء کے انتخابات میں گیارہ فیصد نشستوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ جنوبی سیکسونی میں پارلیمنٹ کے آئندہ انتخابات موسم بہار میں شروع ہونے والے ہیں۔

اوٹو سٹراسر نے کینیڈا میں کہا ہے کہ وہ مغربی جرمنی میں جانے سے پہلے سوئٹزرلینڈ میں اپنی بیوی اور دو بچوں سے ملاقات کریں گے اور پھر جرمنی پہنچ کر وہ سیاسی صورت حال کا مطالعہ کریں گے اور اوٹو سٹراسر کے حامی جرمنی کے مختلف حصوں میں ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اوٹو سٹراسر نے کہا ہے کہ وہ جرمن آزادی پارٹی کے نام سے اپنی پارٹی بنائیں گے۔ برلن میں وہ اپنا ہیڈ کوارٹر اس لئے قائم کرنا چاہتے ہیں کہ اس سے جرمنوں کے اتحاد میں آسانی ہو جائے گی۔ پارٹی کا مقصد جرمنی کی حدود کو انہی علاقوں تک پھیلانا ہے جو ۱۹۳۸ء میں تھیں۔

انہوں نے کہا ہے کہ وہ جرمنی کی ماسکو یا امریکہ کی محکومیت کے خلاف ہیں۔ داخلی اقتصادی منصوبے کے متعلق انہوں نے کہا کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ملک کی صنعت صنعتی حصہ داروں حکومت اور مزدوروں کے